سرکاری رپورٹ

ساتواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کی کارروائی

منعقدہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۴ء

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۳
۲۔	وقفہ سوالات	۴
	سوالات اور جوابات	
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۶
۴۔	تحریک التواء نمبر ۴ منجانب ڈاکٹر سردار محمد حسین	۶

جلد

شمارہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ جناب اسپیکر -------------- عبدالوحید بلوچ

۲۔ جناب ڈپٹی اسپیکر ------------ ارجن داس بگٹی

افسران صوبائی اسمبلی

۱۔ سیکریٹری اسمبلی ------------ مسٹر اختر حسین خان

۲۔ جوائنٹ سیکریٹری ------------ محمد افضل

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۴ء بمطابق ۶ جمادی الاول ۱۴۱۵ھ (بروز چہار شنبہ)

زیر صدارت جناب ارجن داس بگٹی۔ ڈپٹی اسپیکر

بوقت گیارہ بج کر تیس منٹ (قبل دوپہر) صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

لَا یَسْتَوِیْ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝
لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ
اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝

ترجمہ ۔ اہل دوزخ اور اہل بہشت برابر نہیں اہل بہشت تو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔ اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم اس کو دیکھتے کہ خدا کے خوف سے دبا اور پھٹا جاتا ہے اور یہ باتیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں۔ وما علینا الا البلاغ

جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ آج سوالات نہ ہونے کی وجہ سے وقفہ سوالات ختم کیا جاتا ہے۔

مولانا عطاء اللہ ۔ جناب اسپیکر صاحب۔ سابق سینئر صوبائی وزیر نواب محمد اسلم رئیسانی اور نواب زادہ لشکری خان موجودہ صوبائی وزیر کے بھائی فوت ہو چکے ہیں ان کے لئے تعزیتی دعا کی جائے۔

(ایوان میں دعائے مغفرت کی گئی)

میر عبدالنبی جمالی (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) - جناب اسپیکر صاحب۔ آپ سے میری ایک گذارش ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمیں اپنے اسپیکر صاحب کی صحت کا بڑا خیال ہے اس دن آپ بہت تیزی سے اپنے چیمبر کی طرف گئے میں سمجھتا ہوں کہ خدانخواستہ اگر آپ گر جاتے تو ہماری اسمبلی کا نقصان ہوتا۔ لہذا آپ مہربانی فرمائیں اپنے چیمبر میں جاتے وقت ذرا تسلی سے جایا کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - آپ تشریف رکھیں۔

مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ کل گیارہ اکتوبر بروز منگل کو یہاں کوئٹہ شہر میں پولیس کی بھاری موبائیل ٹیم گشت کر رہی تھی یہاں میکا گی روڈ پر اسلامیہ ہائی اسکول کے ساتھ ہماری گاڑی پر پتھراؤ کیا گیا جس سے گاڑی کا پچھلا شیشہ ٹوٹ پھوٹ گیا اور گاڑی کے اندر پڑے ہوئے میرے زیر مطالعہ قرآن پاک کی تفسیر کو بھی زخمی کیا گیا میں نے فوری طور پر متعلقہ سٹی تھانہ کے ایس ایچ او کو نوٹس بھی دیا لیکن ایس ایچ او نے کوئی کارروائی نہیں کی۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (صوبائی وزیر) - جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب کس رول کے تحت بول رہے ہیں؟

مولانا عبدالباری - میں پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہا ہوں۔ اگر آپ اینٹ کا جواب پتھر سے دے سکتے ہیں تو میں پتھر کا جواب گولی سے بھی دے سکتا ہوں۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (صوبائی وزیر) - اس کے لئے وہ تحریک لائیں یہ کیسے بول رہے ہیں ابھی تو صرف تلاوت ہی ہوئی ہے۔ کیا آپ نے انکو اجازت دے دی ہے جناب اسپیکر؟

مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر۔ ہمارے استحقاق کو مجروح کیا گیا ہے۔ اس مقدس اور محترم کتاب کی توہین کی گئی ہے۔ یہاں جو لوگ شرپسندی اور غنڈہ گردی کر رہے ہیں انہوں نے اس مذہبی کتاب کی بے عزتی کی ہے۔ توہین کی اس کتاب کی جس پر ہم سب مسلمانوں کا ایمان ہے

جس کتاب کے تحت ہم ممبروں نے یہاں آکر حلف اٹھایا ہے ہم بھی اس غنڈہ گردی کا جواب دے سکتے ہیں۔ انہوں نے اس کتاب کی توہین کی ہے یہ ہم مسلمانوں کے مذہب کی توہین ہے اس سے ہماری بے عزتی ہوئی ہے لہٰذا متعلقہ ایس ایچ او کو فوری طور پر معطل کیا جائے کل میں نے اس کو نوٹس دیا تھا لیکن ابھی تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی کوئی عملدرآمد نہیں کیا گیا میں نے ابھی بھی اس سلسلے میں رابطہ کیا میں قائد ایوان کے علم میں اور آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ جو شرپسندی اور غنڈہ گردی کرتے ہیں سرباب روڈ پر جناب اسپیکر ایک صوبائی وزیر نے اپنی سرکاری گاڑی پر پانچ آدمیوں کے ساتھ پتھراؤ کیا گاڑی کا شیشہ ٹوٹ گیا وہاں پر حاجی عزیز نے بھی سرباب روڈ تھانے میں نوٹس دیا لیکن ابھی متعلقہ تھانے میں کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ جناب اسپیکر اس پر اگر آپ ایکشن نہیں لیتے یہ واقعہ آج میرے ساتھ پیش آیا تو یہ واقعات کل آپ کے ساتھ بھی پیش آسکتے ہیں کل یہی واقعات قائد ایوان کے ساتھ بھی پیش آسکتے ہیں۔ ایسے شرپسندی کرنے والے اور غنڈہ گردی کرنے والے اگر وہ اینٹ اور پتھر مار سکتے ہیں تو پتھر کا جواب گولی سے بھی دے سکتے ہیں۔ ہم کو ایران اور افغانستان اغوا بھی کرواسکتے ہیں ہم اپنے مذہب اور مذہبی کتاب کی توہین کے ناطے لوگوں کو مذہبی اشتعال بھی دلاسکتے ہیں۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) – جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب یہاں ہمیں سفید کپڑے پہن کر دھمکی دے رہے ہیں اگر ہمارے جیسے نابلد اور ناواقف لوگ ایسے

(مداخلت)

مولانا عبدالباری – سفید کپڑوں۔ آپ کے شرپسند

جناب ڈپٹی اسپیکر – جعفر مندوخیل صاحب آپ تشریف رکھیں اور مولانا صاحب آپ بھی اختصار سے کام لیں۔

مولانا عبدالباری – آپ کی سرپرستی میں ہماری مذہبی کتاب زخمی ہوئی ہے۔ یہ مقدس کتاب ابھی بھی میرے سامنے ہے میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں میں پوائنٹ آف آرڈر پر بول سکتا ہوں اگر ہم حالات خراب کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں ہم مذہبی اشتعال دلا کر آپ کے شہر کو خون آلود بھی کرسکتے ہیں لیکن ہم پرامن لوگ ہیں ہم امن چاہتے ہیں ہم جمہوریت پسند لوگ ہیں

اور جمہوریت کے تحت ہی قانونی کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - وزیر متعلقہ۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (صوبائی وزیر) - جناب اسپیکر۔ اگر ہمارے علم میں ہوتا کہ وہ کس نکتے پر بولنا چاہتے ہیں تو ہم۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - میں نے پوائنٹ آف آرڈر کے تحت انہیں اجازت دی ہے اگر آپ بھی بولنا چاہتے ہیں تو بول سکتے ہیں۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر سماجی بہبود) - جناب اسپیکر۔ پوائنٹ آف آرڈر تو اس بات کے تحت اٹھایا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی کسی کی کردار کشی کر رہا ہو یا کچھ اور بات ہو تو اس پر پوائنٹ آف آرڈر ہو سکتا ہے لیکن آخر ہمیں پتہ تو چلے کہ معاملہ کیا ہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی - جناب اسپیکر۔ اس معاملے پر ایک تحریک التواء بھی میز پر موجود ہے جب یہ تحریک التواء سامنے آئے گی تو ہم اسکا جواب دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - قاعدہ نمبر ۲۰۱ کے جزو چار کے مطابق تحتی قواعد (۱) (۲) اور (۳) محولہ شرائط کے تابع کوئی رکن نکتہ اعتراض پیش کر سکتا ہے اور اسپیکر یہ فیصلہ کرے گا کہ آیا پیش کردہ نکتہ فی الواقع نکتہ اعتراض ہے اور اگر یہ نکتہ اعتراض ہو تو وہ اپنا فیصلہ دے گا جو حتمی ہوگا۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی - یہ تو اس وقت ہو سکتا ہے جب بحث چل رہی ہو کس تحریک التواء پر یا کسی قرارداد پر بات ہو رہی ہو تو اس وقت وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - آپ تشریف رکھیں اس پر اگر منسٹر متعلقہ کچھ بولنا چاہیں؟

مسٹر سعید احمد ہاشمی - یہ تحریک التواء میز پر پڑی ہوئی ہے جب یہ تحریک زیر بحث آئی تو اس معاملے پر بھی بات ہو سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - چونکہ ممبر موصوف کا نکتہ اعتراض یہ ہے کہ ایس ایچ او نے ایف

آئی آر نہیں درج کی لہٰذا میں اس پر اپنی رولنگ دے رہا ہوں اگر آپ کچھ بولنا چاہتے ہیں تو بولیں۔ متعلقہ ایس ایچ او

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) ۔ میں اس کا پتہ کرواؤں گا کہ ایف آئی آر درج ہوئی یا نہیں لیکن مولانا صاحب وزیر صاحب کا نام تو بتائیں جو سریاب روڈ پر تھے۔

مولانا عبدالباری ۔ میں نام لے لوں گا۔ جعفر مندوخیل صاحب۔ ہم تو ڈرتے نہیں ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) ۔ جناب اسپیکر۔ میں کل دو بجے سے پہلے گاڑی میں نکلا ہی نہیں تھا۔ میں گاڑی میں اس وقت تک بیٹھا نہیں تھا میں دو بجے اسلم رئیسانی کے گھر گیا ہوں ورنہ میں کہیں پر بھی گاڑی میں نہیں گیا ہوں۔ میں نے سریاب روڈ کل دیکھا ہی نہیں ہے مولانا صاحب کی یہ بات بھی بوگس ہے جیسے انہوں نے پہلے کہا ہے۔ اگر وہ یہ ثابت کردیں کہ میں سریاب پر تھا تو میں اپنی نشست سے ابھی استعفیٰ دینے کے لیے تیار ہوں۔ لیکن مولانا صاحب کو تو دکھ اس بات کا ہے کہ مسلم لیگ کے کہنے پر کیسے ہڑتال ہوگئی۔ کیونکہ ہڑتال تو ان کے لٹھ مار اور ڈنڈا مار کرتے ہیں ہم لوگ نہیں کرتے ہیں۔ (مائیک بند)

جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں مندوخیل صاحب مولانا صاحب

شیخ جعفر خان مندوخیل ۔ دو اور ڈھائی بجے کی درمیان میں اسلم رئیسانی کے گھر پر تھا۔ اس سے پہلے میں گاڑی میں بیٹھا ہی نہیں ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ وزیر داخلہ۔ حکومت متعلقہ تھانہ کے ایس ایچ او کو ہدایت کریں گے وہ مولانا صاحب کی ایف آئی آر درج کرے۔

رخصت کی درخواستیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ رخصت کی درخواستیں سیکریٹری اسمبلی پڑھیں گے۔

اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی) ۔ نواب زادہ گزین مری صوبائی وزیر

داخلہ۔ ذاتی مصروفیت کی بناء پر آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہوسکتے ہیں انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی ۔ جناب محمد سرور خان کاکڑ صوبائی وزیر نے ذاتی مصروفیات کی وجہ سے مورخہ ۱۲ اور ۱۳ اکتوبر کے اسمبلی اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی ۔ جناب محمد صادق عمرانی ایم پی اے نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے

جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی ۔ سردار نواب خان ترین صوبائی وزیر نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے لیے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی ۔ نواب زادہ جنگیز خان مری صوبائی وزیر کراچی تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے بارہ اور تیرہ اکتوبر کے لیے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی ۔ نواب عبدالرحیم شاہوانی ممبر صوبائی اسمبلی نے بوجہ علالت آج

سے تا اختتام اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ تحریک التواء نمبر چار۔ ڈاکٹر محمد سردار حسین صاحب پیش کریں۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین ۔ جناب اسپیکر۔ میں ذیل تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے ک کل ہڑتال کی آڑ میں شہر کے مختلف علاقوں میں غنڈہ گردی کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ مختلف سڑکوں پر ٹائر جلا دیئے گئے۔ افسوس کا مقام یہ ہے کہ یہ سارے واقعات حکومت کے وزراء کی ایما پر کرائے گئی اور پولیس تماشائی بنی کھڑی تھی۔ ان واقعات سے عوام میں سخت خوف وحراس پیدا کیا گیا اور بلا جواز ہڑتال کو ہر ناجائز حربہ سے کامیاب کرانے کی کوشش کی گئی لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ تحریک التواء نمبر چار۔ میں ذیل تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے ک کل ہڑتال کی آڑ میں شہر کے مختلف علاقوں میں غنڈہ گردی کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ مختلف سڑکوں پر ٹائر جلا دیئے گئے۔ افسوس کا مقام یہ ہے کہ یہ سارے واقعات حکومت کے وزراء کی ایما پر کرائے گئی اور پولیس تماشائی بنی کھڑی تھی۔ ان واقعات سے عوام میں سخت خوف وحراس پیدا کیا گیا اور بلا جواز ہڑتال کو ہر ناجائز حربہ سے کامیاب کرانے کی کوشش کی گئی لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ ڈاکٹر سردار محمد حسین صاحب اپنی تحریک کی ایڈمیزابیلٹی پر بات کریں

ڈاکٹر سردار محمد حسین ۔ جناب اسپیکر! اگر لوگ ہمیں ووٹ دے کر اسمبلی میں بھیجتے ہیں وہ اس لئے نہیں بھیجتے ہیں کہ ہم یہاں آکر ایک ناجائز چیز کو زبردستی اور دانستہ اور جائز قرار دیں۔ کل کے واقعات کا سارے پاکستان کے لوگوں کو اور عوام کو معلوم ہے کہ کوئٹہ میں کیا کچھ ہوا۔ ہمارے دوست ہمارے معزز اراکین اور مخالف پارٹیوں نے کہا کہ کل پہیہ جام ہڑتال ہے۔

پہیہ جام ہڑتال کا مقصد یہ نہیں ہے کہ آپ پہیہ جام ہڑتال آپ اس صورت میں کریں کہ عوام آپ کے کہنے پر کچھ کام کریں اور عوام آپ کے کہنے پر آجائیں اور میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ کل کچھ وزراء صاحبان خود بھی روڈوں پر نکلے اور انہوں نے روڈوں پر خود بھی گاڑیوں کے ٹائروں سے ہوا نکالی ہے ہمیں افسوس ہے کہ اگر عوام نے ہمیں ووٹ دیا ہے تو اس وجہ سے نہیں دیا ہے کہ ہم غیر جمہوری انداز میں یہاں کے حالات کو خراب کریں تو میں اسمبلی کے اس ایوان سے یہ سفارش کروں گا کہ اگر کم از کم ایسی کوئی بات ہوجائے تو اس پر وہ صحیح معنی میں کارروائی کریں۔ اگر وہ جمہوری انداز میں اگر مخالفت کریں تو یہ ان کا حق ہے۔ چاہے اس میں اپوزیشن ہو یا حزب اقتدار ہو یا جو بھی ہو۔ لیکن بات جمہوری انداز میں ہونی چاہئے۔ غیر جمہوری انداز میں اسے کنڈم کرتا ہوں اور مجھے اس کا بہت افسوس ہے اور اس بات کا دکھ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - ٹریژری بینچز سے کوئی اس پر بات کرنا چاہے گا؟

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) - جناب اسپیکر! اچھا ہوا کہ یہ تحریک التوا اس پر لے آئے۔ مولانا صاحب بھی اس پر پہلے بول چکے ہیں۔ اگر اس طرح کا کوئی واقعہ ہوا ہے شہر میں۔ اس بارے میں میں نے پہلے ہی خبردار کیا تھا کہ کچھ تخریب کار آئیں گے اور ہماری آڑ میں کسی کو نقصان بھی پہنچائیں گے۔ مولانا صاحب نے جیسا کہ ذکر کیا کہ ہماری گاڑی پر پتھراؤ ہوا ہے اور شیشہ ٹوٹا ہے اس کا مجھے بھی افسوس ہے اور ایسی کارروائی واقعی نہیں ہونی چاہئے۔ لیکن دوسرا جو انہوں نے اعتراض اٹھایا ہے اور میرا خاص نام لے کر کہا کہ جعفر خان مندوخیل سریاب روڈ پر پانچ آدمیوں کے ساتھ گاڑی PAJERO سے اترے اور انہوں نے بس پر پتھراؤ کیا اس پر میں یہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ کل میں ڈھائی بجے اپنی گاڑی پر بیٹھا ہوں اور وہ بھی نواب اسلم رئیسانی صاحب کے گھر تک گیا۔ اس سے پہلے میں گیا نہیں ہوں۔ سعید ہاشمی صاحب میرے ساتھ تھے اور دوسرے آدمی بھی میرے ساتھ تھے۔ اس روڈ پر تو ہم نے وہ سب کچھ ختم کردیا تھا۔ بلکہ میں مولانا صاحب کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر وہ کوئی بھی جھوٹا گواہ بھی لے آئیں اور وہ یہ کہے کہ جعفر خان مندوخیل سریاب روڈ آئے تھے تو میں اسمبلی کی نشست سے استعفیٰ دینے کے لئے تیار ہوں۔ لہٰذا اگر کوئی معزز رکن اس فلور آف دی ہاؤس پر کوئی ایسی بات کرے اور وہ

کسی کے متعلق کوئی بات کرتا ہے تو بہتر یہ ہے کہ پہلے وہ تصدیق کر کے بات کرے اور غنڈہ گردی کی بات کی گئی ہے۔ غنڈہ گردی بھی نہیں ہوئی ہے۔ کل صبح جو ہڑتال شروع ہوئی ہمارے ڈیڑھ سو کارکنوں کو پولیس نے صبح چھ بجے تک ارسٹ کیا اور لاٹھیاں ماری ہیں۔ انہیں زبردستی اتنا مارا ہے کہ جب وہ مشتعل ہو جاتے تھے وہ گلیوں میں بھاگے اور پولیس سے تھوڑا بہت پتھراؤ ہوا ہے۔ اسی پتھراؤ کے نتیجے میں دو چار گاڑیاں بھی بیچ میں آگئیں۔ ٹیر گیس tear gas چلا۔ سارا دن ٹیر گیس چلتا رہا اس طرح پولیس کے ساتھ دو چار گاڑیاں آگئی ہوں گی۔ اور اکا دکا کوئی اور واقعات ہوئی ہوں تو وہ ہمارے کنٹرول سے بالکل باہر تھے۔ وہ ہم لوگوں نے نہیں کئے۔ پولیس کے مشتعل کرنے پر پبلک نے اپنا ایک میں حقیقت بتا تا ہوں میں خود بازار میں نکلا اور میں لوگوں کی منت کر رہا تھا کہ اور انکے ہاتھ جوڑ رہا تھا کہ خدا کے لئے چلو چلو۔ میں انہیں گھروں کو لے کر آیا تا کہ یہ معاملہ ٹل سکے اور اس معاملے کو ہم سنبھال سکیں۔ یہ بات میں حقیقتاً بتا رہا ہوں۔ ایک جگہ تو لوگ میرے ساتھ لڑنے لگے اور میرے اپنے لوگ مجھ سے لڑنے لگے۔ ہاں مظاہرہ ہوا ہے یا واقعی اس کے لئے ہم کہتے ہیں کہ مظاہرہ ہوا ہے۔ ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن کے کہنے پر کال تھی۔ ہر پارٹی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپوز کرے۔ کل محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ جو میرے محترم ساتھی کی لیڈر ہیں اور پرائم منسٹر ہیں۔ جب ہماری مسلم لیگ کی حکومت تھی تو انہوں نے بھی یہ ہڑتال بھی کی تھی۔ انہوں نے جلوس بھی نکالا تھا اور انہوں نے جلسہ بھی کیا تھا۔ اگر وہ یہ حق اپنے لئے سمجھتی تھیں تو پھر ہمارے اوپر اس طرح کی قدغن کیوں لگائی جا رہی ہے۔ ہمارے متعلق ایسا کیوں کیا جا رہا ہے۔ اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس پر بحث بھی کی جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن اس میں جو میں نے مختصراً۔ جو بات بتائی ہے حقیقتاً یہ ہے میں گیا ہوں خود بازار میں نکلا ہوں اور میرے ساتھ فضل آغا تھے۔ لوگوں کو زبردستی لوگوں کو پکڑ کر گاڑیوں میں پیدل لے کر سعید ہاشمی کے گھر پر گئے۔ پولیس نے جنکو مارا تھا اور اس کے غصہ میں پولیس کے ساتھ کچھ پتھراؤ ہوا ہے۔ اب دیکھ سکتے ہیں ہر جگہ پورے دن وہ شیلنگ کرتے رہے ہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ ہم حکومت میں بھی ہیں اور ہمارے اوپر پتھراؤ اور شیلنگ بھی ہو رہی تھی اور وزیر اعلیٰ کی کوئٹہ میں موجودگی میں ہو رہی تھی۔ اس پر تو ہم لوگ الگ بحث کریں گے۔ دوسری بات یہ کہ جب آپ کسی کو مشتعل کرتے ہیں اور کسی کو آپ مارتے ہیں کسی کو آپ گرفتار کرتے ہیں اس سے تھوڑا بہت

اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ اگر اکا دکا کوئی اس طرح کے واقعات ہوئے ہوں تو وہ بھی اس طرح کے ہوئے ہوں گے۔ کسی بڑے لیڈر کی موجودگی میں کسی وزیر کی موجودگی میں اگر کوئی ایسا واقعہ ثابت کردے تو میں آپ کو یہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ ہم ہر ذمہ داری تسلیم کرنے کو تیار ہیں۔ بہت شکریہ۔

مولانا عبدالواسع - جناب اسپیکر صاحب! جعفر خان صاحب کے بیان میں کتنا تضاد ہے وہ کہہ رہے تھے کہ میں ڈھائی بجے تک میں گاڑی میں نہیں بیٹھا تھا پھر کہہ رہے تھے کہ فضل آغا میرے ساتھ اور پھر کہہ رہے تھے کہ بازار میں لوگوں کو گاڑی میں بٹھایا اور سعید ہاشمی صاحب کے گھر لے گئے تو کیا یہ ان کے بیان میں تضاد نہیں ہے کہ بازار میں گیا کس وقت گیا۔ بارہ بجے ایک بجے وہ میزان چوک پر پولیس کی ایک بھاری جمعیت کی قیادت کر رہے تھے اور ہڑتال کامیاب کر رہے تھے اور پھر وہ کہتے ہیں کہ میں مولانا صاحب کو چیلنج کرتا ہوں۔ میں ایک نہیں سو آدمیوں کو لاتا ہوں کہ جعفر مندوخیل صاحب نے کتنے پولیس کی قیادت.......

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب! تشریف رکھیں۔

مولانا عبدالواسع - جناب ان کے بیان میں تضاد پیدا ہو گیا ہے۔

جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) - جناب والا! ایک اور مولانا صاحب نے پھر غلط بیانی سے کام لیا پہلے انہوں نے کہا تھا۔ آج کل غضب یہ ہے کہ بولتے پہلے ہیں اور سوچتے بعد میں ہیں۔ میں نے سریاب روڈ کہا تھا اور سریاب روڈ کا ذکر کیا ہے اور ابھی میں بات جناح روڈ کی کر رہا ہوں۔ میں پیدل لوگوں کو پکڑ کر لے آیا۔ آپ پہلے بات کر لیتے ہیں۔ میں نے کہا ہے کہ میں گاڑی پر نہیں پیدل تھا۔ خیر مولانا صاحب سے کیا بحث کرنی۔ اسے سمجھ ہی نہیں آتی ہے۔ میں خواہ مخواہ اپنا گلہ خشک کر رہا ہوں۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب اسپیکر! جہاں تک مولانا صاحب نے یہ بات یہاں کی ہے یہ بات حقیقت پر مبنی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب اسپیکر سے مخاطب ہو کر بات کریں۔

ڈاکٹر سردار حسین - جناب اسپیکر! کل کی میں گواہی دیتا ہوں کہ کل ہمارا اجلاس تھا۔ ہمارے اجلاس میں دو تین رکشاوالے بھی آئے اور دو تین آدمی بھی آئے اور آدمی بھی یہی بتا رہے تھے کہ وہ سٹی تھانہ گئے تھے انہوں نے ہمارا کیس درج نہیں کیا۔ کل کی میں گواہی دیتا ہوں کل کے لئے ہم نے ایک وکیل مقرر کیا کہ آپ کارروائی کریں اس وکیل کا نام ولایت حسین ہے۔ اس کی ڈیوٹی لگوائی کہ وہ جاکر تھانے میں ان لوگوں کا کیس درج کروالیں۔ یہ حقیقت ہے کہ تھانے والوں نے کوئی کیس درج نہیں کیا ہے۔ لہٰذا اس پر کوئی نوٹس لیا جائے۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر) - جناب اسپیکر! یہ تحریک التواء پر بات ہوری ہے اپوزیشن اور حزب اقتدار پیپلزپارٹی پر ہم لوگ درمیان میں منصف ہیں۔ اور دیکھ رہے ہیں۔ عوام اتنے بیوقوف نہیں ہیں۔ جتنا وہ بنا رہے ہیں۔ کل تمام ملک میں پیپلزپارٹی نے لوگوں کو پیسے دیے۔ لوگوں کو بسوں کا کرایہ دیا۔ اتنے ہڑتال میں کوئی نہیں مرا جتنے ایک بس میں آدمی مروا دیے۔ کیا وہ خود آرہے تھے؟ وہ ہڑتال ناکام کر رہے تھے لیکن افسوس ہے کہ ہڑتال ناکام نہیں ہوئی۔ کوئٹہ میں سب نے کوشش کی گورنمنٹ کی طرف سے۔ ایس اینڈ جی اے ڈی کی گاڑی کے بس کے شیشے جناح روڈ میں توڑ دیے۔ وہ کیوں وہاں جارہی تھی۔ بسوں میں پولیس والے سوار تھے روڈوں پر چکر لگا رہے تھے۔ ملیشیا والے بسوں میں سوار تھے روڈوں پر چکر لگا رہے تھے۔ لیکن عوام نے کوئی ساتھ نہیں دیا۔ میں تاریخ کو پہلی مرتبہ دیکھ رہا ہوں۔ پیپلزپارٹی کی بھی میں نے------

جناب ڈپٹی اسپیکر - جناب محمد شاہ مردانزئی صاحب اس کے لیے ہم نے ایک دن رکھا ہوا ہے اس دن آپ اس پر تفصیلی بات کریں گے۔ میں نے اس کے لیے ایک دن رکھا ہے۔ بحث کے لیے۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی - سارے کوئٹہ میں ہڑتال کامیاب ہوگئی ہے وہ آنکھیں اٹھا نہیں سکتے ہیں تو کیا بات کر رہے ہیں بازار میں کیا ہو رہا ہے ہم دیکھ رہے ہیں سارے کوئٹہ میں ہڑتال ہوئی ہے جناب یہ پیپلزپارٹی نے کئی لوگوں کو بے روزگار کردیا ہے زکوۃ کے پیسے دے رہے ہیں بیت المال کے پیسے دے رہے ہیں تمام زکوۃ اپنے جیالوں پر بانٹ رہا ہے اور تمام ٹیکس اپنے جیالوں پر بانٹ رہا ہے------

جناب ڈپٹی اسپیکر - آپ مروان زئی صاحب تشریف رکھیں جی ہاشمی صاحب بولئے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) - جناب اسپیکر جہاں تک اس تحریک کا تعلق ہے یہ کل کی ہڑتال کے سلسلے میں ہے وہ جمہوری نظام کا حصہ ہیں مختلف پارٹی اپنی کاز کے لیے ہڑتالوں کا نوٹس دیتے ہیں پہیہ جام کی کال دیتے ہیں کسی جلسے یا جلوس کا اہتمام کرتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی انھونی بات نہیں ہے نہ ہی کوئی ایسا واقعہ ہے کہ ملک میں پہلی بار ہڑتال ہوئی ہو اس سے پہلے پچھلے دور میں پیپلز پارٹی کی کال پر ہڑتالیں ہوئی ہیں جلسے ہوئے ہیں جلوس ہوئے ہیں جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ ہڑتال کو ایک نکتہ بنا کر یہ ایوان بحث کیا کرے گا کہ ہڑتال کی کال نواز شریف نے کیوں دی یا یہ کہ یہ حق اپوزیشن کو ہے یا نہیں ہے کیا یہ ایوان اس پر بحث کرے گا میں سمجھتا ہوں کہ اس کی قطعاً ضرورت نہیں ہے اور جہاں تک یہ کہا گیا ہے کہ غنڈہ گردی کی گئی ہے زبردستی کی گئی تو جناب اسپیکر میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ مسلم لیگ کا یہ کلچر ہی نہیں ہے کہ مسلم لیگ غنڈہ گردی کرے یا ڈنڈے چلائے یا زبردستی کرے یہ کلچر اور جماعتوں کا ہے اور وہ جماعتیں اپنے وقت میں ایسا کرتی رہی ہیں اور انھوں نے یہ ثبوت ہڑتالوں کے دوران دیئے ہیں جلوسوں کے ٹائم میں دیئے جب وہ اقتدار میں تھے تب انھوں نے دیئے جب وہ اپوزیشن میں تھے تب انھوں نے ایسی گواہیاں دیں جہاں تک کل کے واقعہ کا تعلق ہے کل صبح ہی سے ہمارے کارکن پر امن تھے یہ ہدایت انہیں کی گئی تھی کہ آپ نے اگر کوئی گاڑی چلا رہا ہو تو اس سے درخواست کرنی ہے کہ وہ ہماری اس کال پر گاڑی سڑکوں پر نہ لائیں اور زبردستی آپ نے قطعاً نہیں کرنی ہے لیکن افسوس کی بات حکومت بلوچستان کی ہدایت پر وزیر اعلیٰ کے شاید حکم پر پولیس نے صبح چھ بجے سے ہمارے کارکنوں کی گرفتاری شروع کردی نہ صرف گرفتار کیا بلکہ مختلف مقامات پر انہیں ڈنڈے مارے گئے انہیں زخمی کیا گیا اور جہاں تک وزراء کی بات کی گئی یہ بھی حقیقت ہے کہ جعفر خان بھی بارہ بجے تک یہ کوشش کرتے رہے کہ ہمارے کارکن یا دوسرے مشتعل ہوئے ہیں ان کو سنبھالا جائے اور انہیں روکا جائے! اگر کوئی ایسا واقعہ ہوا ہے کہ مولانا صاحب کی گاڑی پر پتھر مارے گئے ہیں تو شہر میں مختلف لوگ تھے ہمیں یہ ڈر ضرور تھا کہ ایسے شرپسند عناصر اس سے فائدہ اٹھا کر ہمیں بدنام کرنے کی کوشش کریں گے ہم بھی یہ چاہتے ہیں کہ وہ پتھر کس نے مارے

تھے وہ کون تھے کیا وہ مسلم لیگ کے کارکن تھے یا کوئی اور تھے اور اگر یہ تحریک التواء لانے کا مقصد یہ ہے کہ یہ ہڑتال کامیاب کیوں ہوئی اسے عوام کی تائید حاصل تھی اس لیے نہ صرف کوئٹہ میں بلکہ پورے ملک میں کامیاب ہوئی اور جناب اسپیکر ساتھ ہی ساتھ ہمیں اس بات پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ جہاں تک کوئٹہ کا تعلق ہے کہ کوئٹہ میں کوئی ایسا ناخوش گوار واقعہ نہیں ہوا ہے جس میں کسی قسم کا تصادم ہوا ہو کوئی جانی نقصان ہوا ہو یہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ ہماری پولیس الرٹ تھی اور اس سے بھی ہم بچ گئے اس سے ہمیں یہ ڈر ضرور تھا کہ تیسری قوتیں بیچ میں آکر ایسی کوششیں کریں گی کہ تصادم ہو کہیں نقصان ہو جس سے حکومت بلوچستان بدنام ہو اس سے بھی بچے رہے ہماری کال جو تھی پر امن تھی ہڑتال کے لیے تھی پہیہ جام کے لیے تھی میں اس وقت آپ کے توسط سے اپنے لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ہماری کال پر مکمل ہڑتال کی اور کامیاب بنائی شکریہ۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین ۔ جناب والا پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ ڈاکٹر صاحب اختصار سے کام لیں۔ ڈاکٹر صاحب کو ایک اور موقعہ دیتے ہیں پھر اس پر میں اپنی رولنگ دیتا ہوں۔

مولانا عبدالباری ۔ جناب آپ اس کو منظور کر لیں اس پر بحث ہو جائے۔ کیونکہ آج اور کوئی کارروائی نہیں ہے۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین ۔ جناب اسپیکر جیسے ہاشمی صاحب نے فرمایا ہے کہ ہر پارٹی کو اپنے جمہوری انداز میں حق ہے میں نے پہلے بھی اپنی تقریر میں کہا ہے کہ ہر پارٹی کو حق ہے کہ وہ اپنی پارٹی موقف کے حوالے سے اپنا پروگرام آگے لے جائے لیکن میں نے یہ تحریک التواء اس لے پیش کی تھی کہ میں نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ اگر آپ وزرا صاحبان خود جا کر روڈوں پر کھڑے ہو جائیں اور گاڑیوں کے ٹائر پنکچر کریں مجھے اس چیز کا افسوس تھا کہ اس کے لیے جمہوری انداز یہ نہیں ہوتا ہے آپ کو اگر عوام نے ووٹ دیا ہے اس لیے ووٹ نہیں دیا ہے کہ خود جا کر وزیر ہو کر یہ کریں اگر ایک عام سا آدمی عام سا ڈرائیور تو ایک وزیر کی حیثیت کو نہیں جانتا ہے خدانخواستہ اگر کوئی ایسا ناخوشگوار واقعہ ہوتا تو پھر کل کے دن یہ کہتے تھے کہ یہ پیپلز پارٹی نے کیا ہے

دوسری بات میرے دوست ہاشمی صلاحب نے کہی ہے کہ کل کی ہڑتال کامیاب ہوئی مجھے افسوس ہے کہ وہ سمندر کو کوزے میں کیسے بند کرتے ہیں دنیا کو پتہ ہے ہر ایک کو پتہ ہے کہ کل کا ہڑتال کیسے ناکام ہوئی ہے وہ اس چیز کو چھپانے کی کوشش نہ کریں جہاں تک مرکزی حکومت کی بات ہے ایسے نہیں ہے مروانزئی صاحب کی بات ہے مردان زئی صاحب نے تحریک التواء پر بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ زکوۃ پر یہ تو وفاقی حکومت کا معاملہ ہے

جناب ڈپٹی اسپیکر - آپ پھر اریلونٹ Irrelevant بات کر رہے ہیں آپ اپنی تحریک التواء پر بات کرتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ تشریف رکھیں ڈاکٹر صاحب آپ بول چکے ہیں۔ جی جمالی صاحب۔

میر عبدالنبی جمالی (صوبائی وزیر) - جناب والا میری ایک گزارش ہے کہ ہمارے اپوزیشن کے لیڈر ہمارے ٹریژری بنچز کے لیڈر گورنمنٹ پر الزام لگا رہے ہیں کہ حکومت نے ان کا ساتھ نہیں دیا ہے گورنمنٹ کسی کا ساتھ نہیں دیتی ہے جو گورنمنٹ ہوتی ہے وہ تو غیر جانبدار ہوتی ہے وہ نہ ہڑتال کرنے والے کا ساتھ دیتی ہے نہ ہڑتال روکنے والے کا ساتھ دیتی ہے گورنمنٹ نے اپنا کردار ادا کیا وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک دن پہلے یہ بیان دیا تھا کہ میرا اس میں کوئی دخل نہیں۔ حکومت مداخلت نہیں کرے گی مجھے دکھ اس بات کا ہے اپنے ٹریژری بنچز والے بھی کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ٹریژری بنچز والے نے مرا دیا ہے اور ادھر سے بھی کہا جا رہا کہ گورنمنٹ آخر گورنمنٹ کیا کرتی آخر پولیس نے کنٹرول کرنا ہے پولیس نہیں بھیجتی فورسز نہ بھیجتی دکانیں توڑنے دیتی تو حکومت کا یہ فرض ہے کہ میں سمجھتا ہوں ہمارے دوست اپنے دوست دیکھیں ہڑتال کامیاب ہوئی یا نہ ہوئی اس پر بحث کی جائے نہ کہ گورنمنٹ کے کردار پر نہ کہ کسی کی ذاتیات پر بحث کی جائے گورنمنٹ کا فرض ہے اس نے امن و امان قائم رکھنا ہے یہ اللہ کا شکر ہے کہ بلوچستان میں ایسے واقعہ نہیں ہوا دوسرے صوبوں میں ہوا ہے حکومت کو خوش ہونا چاہئے ہڑتال کرنے والے کو خوش ہونا چاہئے میں اپنے بھائیوں کو کہنا چاہتا ہوں کہ حقائق پر بات کرنی چاہئے سچائی اور ایمانداری سے بات کرے نہ کہ کوئی فرضی بات کریے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں نہ کہ فرضی بات نہ کریں یہ ہوا وہاں یہ ہوا وہ ہوا وغیرہ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ حقائق پر بات

کریں

جناب ڈپٹی اسپیکر - سردار صاحب آپ اختصار سے بات کریں باقی سب تشریف رکھیں آپ بول چکے ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل - جناب اسپیکر۔ویسے جمہوری دور شروع ہے ہر کسی کو اپنے مطالبات تسلیم کرانے کا اس جمہوری دور میں حق ہے اختیار ہے پر امن طریقے سے ہڑتال یا احتجاج کر سکتا ہے ہر پارٹی جو پولیٹیکل پارٹی ہے انہوں نے یہ راہ اختیار کی ہے چاہے وہ پیپلز پارٹی ہو اور اس ایوان میں مختلف پارٹیوں سے جناب اسپیکر تعلق ہے ہر کسی نے یہ کیا ہے لیکن زندگی میں پہلی بار سنا ہے کہ مسلم لیگ بھی احتجاج کرنے کے لیے نکل آئی ہے اور آہستہ آہستہ سیکھ جائیں گے کہ پتھر عوام کو مارنا ہے یا سرکار کو مارنا ہے۔ تو انشاء اللہ آپ بھی سیکھ جائیں گے۔ جس طرح میں نے پہلے ذکر کیا کہ ہر ایک کو اپنے مطالبات منوانے کے لیے ہڑتال کا حق حاصل ہے۔ لیکن اس کا کوئی طریقہ کار ہوتا ہے۔ جس طرح جعفر خان مندوخیل صاحب نے فرمایا کہ بیچ سے کسی دہشت گرد نے آکر یہ حرکت کی ہے۔ اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ ان کا اپنا ایک اخباری اسٹیٹمنٹ ہے ہڑتال سے دو دن پہلے لوگوں کو وارننگ Warning دی گئی تھی کہ وہ کوئٹہ شہر نہ آئیں کہ یہاں پر آپ کہ یہاں پر آپ لوگوں کو کھانے کے لیے کچھ نہیں ملے گا۔ روڈوں پر گاڑیاں نہ نکالیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ لوگوں کو جبرا روڈوں پر نہیں آنے دیں گے جناب والا ہڑتال وہ ہوتی ہے۔ جس میں لوگ خود آپ کے ساتھ تعاون کریں۔ اور اپنی گاڑیاں گھر میں کھڑی کرکے پیدل نکل آئیں۔ نہ کہ آپ ان کی گاڑیوں کے ہوا نکالیں۔ دوسری بات انہوں نے یہ کی کہ کوئی ثبوت دیں کہ وہ ہڑتال کے روز سریاب روڈ کی طرف آیا ہو۔ تو وہ استعفیٰ دینے کے تیار ہے۔ جناب اسپیکر اگر آپ اجازت دیں کل کے اجلاس میں وہ رپورٹ جو سریاب تھانے میں درج کرائی گئی ہے آخر ان کے پاس کوئی ثبوت ہوں گے۔ وہ ہم ایوان میں لاکر پیش کریں گے۔ اگر پھر بھی انہوں نے استعفیٰ نہیں دیا تو ہم کہیں گے کہ انہوں نے مسلم لیگی زبان میں استعفیٰ دیا ہے۔ جناب اس پر آج کافی بحث ہوگئی لیکن پھر بھی ایک دن اس کے لیے بحث کے لیے مقرر کریں تو بہتر ہوگا۔ کیونکہ کافی دوست آج موجود نہیں نہ کے صرف کوئٹہ کے حالات پر جہاں کئی بھی ہڑتال ہوئی

ہے۔ پاکستان میں۔ یہ نہیں کہ ہڑتال کیوں کی گئی۔ جس ایوان میں ہم بیٹھے ہوئے ہیں شاید مسلم لیگی دوستوں کی کچھ خواہشات ہوں گی جو مرکز تک نہیں پہنچ رہی ہوں شاید اس ایوان کے ذریعے ان تک پہنچائی جائے۔ میں ایک دفعہ پھر اپنی بات کو دہراتا ہوں کہ اس کے لیے ایک دن مقرر کیا جائے۔ تاکہ تفصیلی طور پر اس پر بحث کی جائے کہ کیا کیا نقصانات ہوئے یا عوام کو اس سے کیا فائدہ پہنچا ہے۔ لوگوں کی دوکانیں کس طرح زبردستی بند کرائی گئیں شکریہ۔

شیخ جعفر خان مندوخیل – جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر – جعفر خان صاحب تشریف رکھیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل – جناب اسپیکر میں ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ جس طرح سردار صاحب نے کہا کہ آپ نے لوگوں کو وارننگ دی ہے۔ ہوٹلیں بند ہوں گی کھانا نہیں ملے گا۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہم نے دھمکی نہیں دی بلکہ ہم نے اس نیت سے کہا کہ یہاں ہڑتال ہوگی کھانا نہیں ملے گا جو باہر سے لوگ آئیں گے انہیں پریشانی ہوگی۔ دوسری بات انہوں سریاب تھانے میں رپورٹ کی متعلق بات کی۔ اس کے لیے آپ ٹائم مقرر کریں اس دن میں بھی اپنا استعفیٰ آپ کے حوالے کردوں گا اور مولانا باری صاحب بھی اپنا استعفیٰ آپ کے حوالے کریں جو بھی قصوروار ہوا۔ آپ منصف ہیں جو بھی فیصلہ کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر – خان صاحب۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آبپاشی) – جناب اسپیکر معلوم نہیں کہ ہم ایوان کا ٹائم کیوں ضائع کر رہے ہیں بات دراصل یہ ہے۔ کیونکہ مسلم لیگ کی جانب سے پوزیشن بالکل واضح ہے۔ میرے خیال میں آئندہ اس پر بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ البتہ ایک بات مردانزئی صاحب نے کی اس میں بڑی وزن ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہڑتال کو ناکام بنانے کے لیے پیپلز پارٹی والوں نے بے دریغ پیسہ استعمال کیا اور وہ بلوچستان کے محکمہ زکوۃ کے پیسوں سے میرے خیال میں یہ چارج بڑا سیراس Serious ہے۔ اس پر بحث کی جائے کہ واقعی ہڑتال کو ناکام کرنے کے لیے پیسے استعمال ہوا ہے پیپلز پارٹی والوں کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس کا جواب دیں۔ جیسے کہ

مردانزئی صاحب نے چارج لگایا ہے۔ مولانا صاحبان کو اس معاملے میں ہوش سے کام لینا چاہیے کہ اقعی اس طرح ہوا ہے یہ کون سی اسلامی حرکت ہے کہ زکوۃ کے پیسے روک کر ہڑتال کو ناکام بنانے کے لے استعمال کیا جائے۔ یہ ایک اہم نقطہ ہے اور پیپلز پارٹی والوں کا اس کا مثبت جواب دینا چاہئے

جناب ڈپٹی اسپیکر — اس تحریک التواء میں کسی واضح اور متعین معاملے کا حوالہ نہیں لہٰذا میں اسے قاعدہ ۷۲ (ب) کے تحت خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔ تاہم امن و امان پر عام بحث مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو ہوگی اور معزز اراکین اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ بابت سال ف ۱۹۹۳-۱۹۹۲ پر عام بحث۔ کوئی بھی معزز رکن بحث کریں۔

مولانا عبدالباری — جناب اسپیکر اس بارے میں میں نے پہلے گزارش کی تھی کہ اسمبلی میں پانی نہیں ملتا۔ اس وقت محسوس ہو رہا ہے۔ کہ ہمارے اسمبلی میں نظم و نسق نہیں۔ کیونکہ کچھ دن پہلے میں مریض تھا۔ اور اسمبلی کی کارروائی میرے گھر تک نہیں پہنچایا گیا۔ اور یہ میرے علم میں نہیں تھا کہ آج اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ پر عام بحث ہو رہی ہے۔ لہٰذا میری گزارش ہوگی کہ اس کے لیے کوئی اور دن مقرر کیا جائے تاکہ ہم مطالعہ کر کے بابصیرت کچھ ڈسکشن کریں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) — جناب اسپیکر اس سے پہلے بھی یہ رپورٹ ایک سب کمیٹی کے حوالے کیا گیا جو اس پر غور و خوص کر چکی ہے۔ اگر اس پر دوبارہ غور کرنا ہے۔ میرے خیال میں سارے ایوان میں اس پر اس وقت بحث نہیں کی جا سکتی جب تک اسٹینڈنگ کمیٹی کی مفصل رپورٹ نہ ہو۔ وہ اس کا مطالعہ کریں اور اس کے اہم نکات سامنے لے آئیں کہ کن باتوں پر بحث ہونی چاہیے۔ میں مولانا صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ سب سے پہلے اس کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ وہ اس پر اپنے سفارشات مرتب کرے اور اس کے بعد اس کو ایوان میں لایا جائے اور اس پر بحث کی جائے۔

مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر میرے خیال میں اسمبلی کے قواعدو انضباط میں باقاعدہ ضابطہ موجود ہے کہ اسٹینڈنگ کمیٹی سے پہلے اس پر بحث ہوسکتی ہے - اور دوسرے بات یہ ہے کہ اسٹینڈنگ کمیٹی کا پتہ نہیں - خان صاحب اسے گزارش ہے کہ وہ اسٹینڈنگ کمیٹی کے ممبران کا نام بتادیں اور رپورٹ کا بتادیں کہ وہ کس تہہ خانے میں پڑا ہے- میرے خیال میں رولز کے مطابق اس پر ضرور بحث ہونی چاہے اور اس کے لیے ایک دن مقرر کیا جائے-

جناب ڈپٹی اسپیکر - اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ پر بحث کو مورخہ ۱۷ اکتوبر کے لیے موخر کیا جاتا ہے-

اب چونکہ اسمبلی کے لیے مزید کارروائی نہیں لہٰذا اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۴ بوقت صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے (اجلاس دوپہر بارہ بج کر دس منٹ پر مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۴ء (بروز پنج شنبہ) صبح گیارہ بجے تک کے لیے ملتوی ہوگیا)